ادبیات:-

غزل

(جناب الم مظفر نگری)

حق سمجھتا ہوں جسے وہ کہیں باطل تو نہیں
جلوۂ پیش نظر پردۂ حائل تو نہیں

موج طوفاں کی صدا دعوت منزل تو نہیں
زیرِ دریائے محبت کوئی ساحل تو نہیں

چھٹ کے پاس غم عشق کا حاصل تو نہیں
صورت دل ہر اک نجم مگر دل تو نہیں

کیوں نہ بیباک ہو محشر میں زبانِ فریاد
یہ ہے دیوانِ جزا آپ کی محفل تو نہیں

رنگ و بوئے گل و لالہ کو نہیں کوئی قرار
ان کی تخلیق میں شامل تپش دل تو نہیں

ان کی پرواز سے وابستہ ہیں لاکھوں عالم
منتشر ذروں کے سینے میں کوئی دل تو نہیں

کیوں بہاروں سے ٹپکتی ہیں لہو کی بوندیں
موجزن پھولوں میں خونِ رگِ بسمل تو نہیں

کر دے آتشکدۂ عشق اسے سوزِ نہاں
زخم دل زخم تو ہے عشق کا حاصل تو نہیں

نامکمل ہے مری فرد عمل داورِ حشر
اس میں تحریر کہیں تذکرۂ دل تو نہیں

نظم عالم کو یہ رکھتے ہیں الم زیر و زبر
انقلابات کے پہلو میں کوئی دل تو نہیں